إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۔ عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ
الفضل
لاہور ۔ پاکستان
یوم چہارشنبہ

شرح چندہ
سالانہ چندہ ۲۱ روپے
ششماہی ،، ۱۱ ،،
سہ ماہی ،، ۶ ،،
ماہوار ،، ۲½ ،،
قیمت فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

جلد ۱۳۷ | ۲۸ شعبان ۱۳۶۷ ہجری | ۷؍جون ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۵۲

فقیر ایپی کے نائب کو گولی سے اڑا دیا گیا

پشاور ۔ ۶؍جولائی ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ ٹوچی کے علاقے میں سکاؤٹوں نے فقیر ایپی کے بعض ساتھیوں کے خلاف تعزیری کارروائی کی ۔ انہوں نے ایک گاؤں کا محاصرہ کر کے اکتیس اشخاص کو گرفتار کر لیا ۔ اور فقیر ایپی کے نائب کو گولی سے اڑا دیا ۔

لاہور ۶؍جولائی ۔ حکومت مغربی پنجاب نے شادی بیاہ کے لئے کھانڈ کا خاص کوٹہ مقرر کیا ہے ۔ شادی سے ایک ماہ قبل درخواست دے دینی چاہیئے ۔

سندھ اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی کا مستحسن فیصلہ

کراچی کو مرکزی حکومت کی تحویل میں دیدینے پر آمادگی کا اظہار

کراچی ۶؍جولائی ۔ سندھ اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی نے طویل بحث و تمحیص کے بعد آج مقابلہ میں ۲۵ ووٹوں کی اکثریت سے ایک قرارداد منظور کر لی ۔ جس میں قائد اعظم کے مشورہ کے مطابق کراچی کو پاکستان کی مرکزی حکومت کی تحویل میں دے دینے پر آمادگی کا اظہار کیا گیا ہے ۔

قرارداد میں کہا گیا ہے ۔ کہ موجودہ حالات میں کراچی کی علیحدگی کے متعلق کوئی تحریک شروع کرنا صوبہ سندھ اور مملکتِ پاکستان دونوں کے مفاد کے منافی ہے اس لئے قائد اعظم کے مشورہ کو منظور کر لیا جاتا ہے ۔

جرمنی میں کمیونسٹوں کی سرگرمیاں

پیرس ۶؍جولائی ۔ حکومت فرانس کے وزیر خارجہ کو بعض خفیہ ذرائع سے یہ اطلاع ملی ہے کہ کمیونسٹ ہیڈ کوارٹر کی طرف سے جرمنی کے کمیونسٹ حلقوں کو یہ ہدایت کی گئی ہے ۔ کہ وہ ایک خاص تاریخ کو (جس کا اعلان بعد میں کیا جائے گا) ہر جگہ مغربی طاقتوں کے خلاف مظاہرے کریں ۔

حکومت پاکستان نے امریکہ سے ایک کروڑ ڈالر قرض لیا

کراچی ۶؍جولائی ۔ حکومت پاکستان نے امریکہ سے ایک کروڑ ڈالر قرض حاصل کیا ہے ۔ اس رقم سے مہاجرین کی امداد اور بحالی کے لئے ضروری سامان خریدا جائے گا ۔

سرحد میں مشترکہ مہاجرین کونسل قائم کرنے کی کوشش

پشاور ۶؍جولائی ۔ حکومت پاکستان کے وزیر بحالیات راجہ غضنفر علی خاں آج لاہور سے پشاور پہنچے ۔ آپ تین روز تک صوبہ سرحد میں قیام کریں گے ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ آپ سرحد میں بھی انہیں لائنوں پر ایک مشترکہ مہاجرین کونسل کی تشکیل کرنے کی کوشش کریں گے ۔ جن لائنوں پر سندھ اور مغربی پنجاب میں اس قسم کی کونسلیں قائم کی گئی ہیں ۔ اس سلسلے میں وزیر اعظم سرحد خان عبدالقیوم خاں سے بھی بات چیت کی جائے گی ۔

غیر مسلموں کی مذہبی کتب قریبی تھانوں میں پہنچا دیجئے !

حکومت مغربی پنجاب کی عوام سے درخواست

لاہور ۶؍جولائی ۔ حکومت مغربی پنجاب نے ڈپٹی کمشنروں کے نام یہ ہدایت جاری کی ہے کہ غیر مسلموں کے مقدس مقامات اور اُن کی مذہبی کتب کی پوری پوری حفاظت کرنے کا انتظام کیا جائے ۔ اور کسی طور پر بھی ان کی بے حرمتی نہ ہونے پائے ۔ حکومت نے عوام سے بھی درخواست کی ہے ۔ کہ وہ غیر مسلموں کی چھوڑی ہوئی مذہبی کتب کی حفاظت کریں ۔ اور انہیں اپنے قریبی تھانے میں پہنچا دیں ۔ تاکہ انہیں مشرقی پنجاب پہنچایا جائے ۔

مراد آباد میں مسلمانوں کی گرفتاری

مراد آباد ۶؍جولائی ۔ مقامی پولیس نے برتن بیچنے والے دو مسلمان دوکان داروں کو اس بناء پر گرفتار کر لیا ہے ۔ کہ انہوں نے ایسے برتن فروخت کئے ہیں جن پر "پاکستان زندہ باد" اور "قائد اعظم زندہ باد" کے الفاظ کندہ تھے ۔

حکومت ہند کشمیر کمیشن کا مقاطعہ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی

کشمیر کمیشن اور حکومت ہند کے درمیان خط و کتابت

نئی دہلی ۶؍جولائی ۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے کشمیر کمیشن کو جو خطوط لکھے ہیں ۔ ان میں بتایا گیا ہے کہ گو بعض امور کے سلسلے میں کمیشن سے انڈین یونین کا اتفاق نہیں ہے ۔ اور وہ کمیشن سے اس کے طریق کار کے متعلق چند باتوں کی وضاحت کرانا چاہتی ہے ۔ تاہم ہندوستان کمیشن کا بائیکاٹ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا ۔ حکومت ہند ہر ممکن حد تک کمیشن کی مدد کرنے کے لئے تیار ہے ۔

معلوم ہوا ہے کہ ان خطوط کے جواب میں کمیشن نے حکومت ہند کو بتایا ہے کہ کمیشن کشمیر کے مسئلہ کو پُرامن طور پر سلجھانے کی کوشش کرنا چاہتا ہے ۔ اس سلسلے میں کمیشن ہندوستان اور پاکستان دونوں حکومتوں کے نمائندوں سے گفت و شنید کرے گا ۔ کمیشن کی دلی خواہش ہے کہ کشمیر کے مسئلہ کے متعلق کوئی موزوں حل تلاش کیا جائے ۔ جو پاکستان اور ہندوستان دونوں کے نزدیک باعزت اور تسلی بخش ہو ۔

آئندہ ہفتے فلسطین میں جنگ پھر شروع ہو جائیگی

عربوں کی طرف سے جوابی تجاویز !

روڈوز ۶؍جولائی ۔ کونٹ برناڈوٹ نے عربوں اور یہودیوں کو مطلع کیا ہے کہ عارضی صلح کی میعاد کو بڑھانے کی تجویز کے متعلق وہ اپنی رائے سے کل تک مطلع کر دیں ۔

عراق کے قائم مقام وزیر اعظم پہلے ہی یہ بیان دے چکے ہیں کہ عرب عارضی صلح کی میعاد کو بڑھانے پر رضامند نہ ہوں گے ۔ بلکہ وہ موجودہ میعاد ختم ہوتے ہی پھر جنگ شروع کر دیں گے ۔

کونٹ برناڈوٹ کے سامنے عربوں نے بعض جوابی تجاویز پیش کی ہیں ۔ جن میں فلسطین میں ایک عارضی حکومت قائم کرنے کی سفارش کی گئی ہے ۔ جو سب فرقوں کی نمائندہ ہو ۔ اور جو نیشنل اسمبلی کے انتخابات کا انتظام کرے ۔ یہ نیشنل اسمبلی فلسطین کے لئے آئین تیار کرے گی ۔

یہودیوں نے بھی باقاعدہ طور پر کونٹ برناڈوٹ کی تجاویز کو مسترد کر دیا ہے ۔ انہوں نے کوئی جوابی تجاویز پیش نہیں کیں ۔

ایڈیٹر :۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی

(پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا گیا)

دنیا کے کناروں تک۔ افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں

رپورٹ احمدیہ دار التبلیغ مشرقی افریقہ ماہ مئی ۱۹۴۸ء

یوگنڈا میں تبلیغ احمدیت

عرصہ زیر رپورٹ میں مولوی نور الحق صاحب انور یوگنڈا میں تبلیغی جدوجہد میں مصروف رہے۔ آپ نے اس عرصہ میں اٹھارہ انڈین و افریقنوں سے ملاقاتیں کیں۔ اور انہیں احمدیت و اسلام کی تبلیغ کی۔ افریقنوں میں سواحیلی میں نماز کی کتاب کشتی نوح بزبان سواحیلی اسلام اور غلاموں کی آزادی کا سواحیلی ترجمہ۔ دیگر انگریزی اور سواحیلی پمفلٹ وکتب تقسیم اور بغرض مطالعہ دیں۔ اور بہت سا حصہ ان کتب کا فروخت کیا۔ کچھ لٹریچر خدا کے فضل سے کونگو تک بھی پہنچایا گجراتی خوان طبقہ میں بھی اسلام کے متعلق آپ نے لٹریچر تقسیم کیا۔ آپ اس عرصہ میں پرنس عبد اللہ جو سلطان آف زنجبار کے صاحبزادے ہیں اور گذشتہ دنوں میکریرے کالج کی مسجد کے افتتاح کے لئے یوگنڈا گئے ہوئے تھے۔ ملے۔ اور ان کے اعزاز میں جو پارٹی ہوئی اس میں شریک ہو کر متعدد لوگوں سے تعارف حاصل کیا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر What is Ahmadiyyat کا یوگنڈی زبان میں ترجمہ کر دیا تاکہ یوگنڈا میں اسے شائع کیا جا سکے

چیفس کو تبلیغ

اس عرصہ میں مکرمی ڈاکٹر لعل دین احمد صاحب نے چھبیس ۲۶ چیفس کو اپنے مکان پر دعوت چائے دی چائے کے دوران میں ڈاکٹر صاحب اور ان کے بھائی چوہدری حاکم دین صاحب اور مولوی صاحب مکرم تبلیغی گفتگو میں مصروف رہے۔ اس گفتگو میں احمدیت اور دیگر متعلقہ مسائل کے متعلق ان چیفس کو بتایا گیا جا تا رہا۔ بعد ازاں ڈاکٹر صاحب نے انگریزی میں تقریر کی۔ اور اس بات کی وضاحت کی کہ احمدیت کیا ہے اور اس کی کیا خصوصیات ہیں اور یہ کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ تقریب خالصۃً اس طرح تبلیغی تقریب ہو گئی جس کے لئے ڈاکٹر لال احمد صاحب قابل شکریہ ہیں۔

نیروبی میں کام

چوہدری عنایت اللہ صاحب خلیل نیروبی میں مستقل مبلغ ہیں۔ آپ نے اس عرصہ میں تیرہ دفعہ افریقن آبادی ماجنگو نگا یعنی نیروبی کے ارد گرد ہے۔ اور ان میں سواحیلی اشتہارات تقسیم کئے۔ اور زبانی بھی انہیں اسلام و احمدیت کی تبلیغ کی۔ بچوں میں اپنے سیدال اور موٹر پر تبلیغی اغراض کے لئے سفر کیا۔ آپ نہایت باقاعدگی اور اہتمام سے بچوں اور خواتین کو دینی تعلیم بھی اس عرصہ میں دیتے رہے۔ قرآن مجید ناظرہ اور قاعدہ یسرنا القرآن روزانہ بچوں کو پڑھاتے رہے۔ بعض بچے اب قرآن مجید بھی پڑھتے ہیں۔ اس طرح چند احمدی خواتین کو روزانہ قرآن مجید پڑھاتے رہے۔ ہدایت والا

خواتین میں درس قرآن اور مردوں میں ہر ہفتہ درس تفسیر کبیر دیتے رہے۔ بعد نماز صبح تذکرہ کے درس کو آپ نے جاری رکھا۔ علاوہ ازیں نیروبی شہر سے باہر ۲۵ میل کے فاصلہ پر دو دفعہ ایک فیکٹری میں گئے۔ وہاں کے یوروپین کو انگریزی لٹریچر اور آنحضرت صلعم کی سوانح حیات بغرض مطالعہ دی۔

تربیتی و تبلیغی تقریریں

علاوہ ازیں عرصہ زیر رپورٹ کے ابتدائی نو دن خاکسار مولوی جلال الدین صاحب قمر اور مولوی عبد الکریم صاحب شرما کمپالہ کانفرنس کے واپس آتے ہوئے ٹھہرے۔ ان نو دنوں میں برادرم مولوی جلال الدین صاحب قمر نے مجلس خدام الاحمدیہ میں ”اسلامی تہذیب“ کے موضوع پر احمدیہ مسجد میں لیکچر دیا۔ اور نوجوانوں کو علی الخصوص اس طرف توجہ دلائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کا پیش کردہ تمدن اور تہذیب دنیا کی ساری تہذیبوں سے بہتر ہے اور اس تہذیب کو اختیار کئے ہم کسی طرح بھی ترقی نہیں ہو سکتے۔ آپ نے لجنہ اماء اللہ کے جلسہ میں بھی تقریر کی۔ لجنہ کے اجلاس میں غیر احمدی خواتین بھی شامل ہوئیں۔ آپ نے ”احمدی عورت کے فرائض“ پر تقریر کرتے ہوئے زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی۔ علاوہ ازیں جماعت احمدیہ نیروبی کے پریذیڈنٹ صاحب اور دوسرے چند نوجوانوں نے اپنے غیر احمدی دوستوں کو احمدی Mess میں دعوت چائے پر بلا کر مولوی صاحب سے تقریر کروائی۔ اس تقریر میں جو ایک گھنٹہ تک جاری رہی خالصۃً تبلیغی اور حضرت احمد علیہ السلام کی صداقت کو آپ نے پیش کیا۔ علاوہ ازیں مکرم مولانا خلیل صاحب کے ہمراہ قمر صاحب اور شرما صاحب افریقن آبادی میں بھی گئے۔ اور تبلیغ کے علاوہ لٹریچر بھی تقسیم کیا برادرم مولوی عبد الکریم صاحب شرما نے اس دوران میں نیروبی ریڈیو سٹیشن سے ”اتحاد نسل انسانی“ کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ تمام انبیاء ایک ہی چشمہ سے سیراب ہوتے ہیں۔ اور توحید کی تعلیم لیکر آتے ہیں۔ اسی طرح اسی توحید کی تلقین کیلئے اس زمانہ میں حضرت احمد علیہ السلام قادیان کی بستی میں ظاہر ہوئے۔ انبیاء کو ماننے سے ہی حقیقی اتحاد نسل انسانی کا ہو سکتا ہے۔

پاکستان کے مستقبل پر لیکچر

خاکسار نے قیام نیروبی میں ایک پبلک لیکچر شہر کے سینما ہال میں دیا۔ یہ لیکچر ”پاکستان کی حقیقت اور اس کا مستقبل“ کے موضوع پر تھا۔ جلسہ کی صدارت آنریبل مسٹر ابراہیم ممبر کینیا لیجسلیٹو کونسل نے کی۔ ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ ہندو مسلمان اور سب ہی بڑے شوق سے اکٹھے ہوئے جلسہ سے ایک دن قبل تک شہر میں چوہدری محمد شریف صاحب سیکرٹری تبلیغ اور دیگر نوجوانوں نے مل کر گجراتی، انگریزی اور گورمکھی کے اشتہارات کثرت سے تقسیم کئے اور بڑے بڑے پوسٹر شہر کے موزوں حصوں میں چسپاں کر کے پبلک کو اچھی طرح اطلاع کر دی۔

اس لیکچر میں خاکسار نے کئی ایک امور پر بحث کی۔ پاکستان کے قیام کی ضرورت کیوں پیدا ہوئی۔ پاکستان کے خلاف کون کون سے اعتراضات مختلف طبقات کی طرف سے کئے جاتے تھے۔ پاکستان کے بن جانے کے بعد کیا اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ پاکستان کی اقتصادی حالت۔ پاکستان کا نظام حکومت۔ اگر اسلامی شریعت نظام حکومت کی بنیاد ہو تو اس کی کیا صورت ہو گی۔ پاکستان کی زراعتی حالت۔ الغرض متعدد غلط فہمیاں جو پاکستان کے متعلق پبلک میں پائی جاتی تھیں ان کا خدا کے فضل و رحم سے اچھی طرح اس تقریر میں ازالہ کرتے ہوئے بتایا گیا کہ پاکستان کا قیام ہندوستان کے لئے بھی موجب رحمت ہو گا اگر پاکستان خوشحال نہ ہوا تو ہندوستان کو بھی مشکلات کا سامنا کرنا ہو گا۔ بہت سا مواد میرے اس لیکچر کا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ان خلاصوں سے لیا گیا جو الفضل میں چھپتے رہتے ہیں اللہ تعالےٰ کے فضل سے لیکچر بہت مقبول ہوا۔

مسلمانوں کی طرف سے تو عام خواہش تھی کہ ایسے لیکچر اور بھی ہونے چاہئیں۔ اس لیکچر سے جماعت کے علماء کا علمی تفوق بھی غیروں پر ظاہر ہوا۔ اور کھلے بندوں مسلمانوں نے کہا کہ ”ہمارے علماء احمدی علماء سے ابھی بہت پیچھے ہیں“ الحمد للہ کہ اپنے آقا کی اتباع میں پاکستان کی خدمت کا بھی موقع نصیب ہوا۔ اور پاکستان کے روشن چہرے کو ظاہر کرنے کا موقع ملا۔

اسلامی تہذیب پر لیکچر

اس لیکچر کے علاوہ خاکسار نے ایک لیکچر خدام الاحمدیہ کی مجلس میں بھی دیا جس میں اسلامی تہذیب کے سلسلہ میں خاص طور پر اس طرف توجہ دلائی کہ مغربیت کی متعدد لعنتوں میں سے ایک لعنت مسلمان مردوں میں ننگے سر پھرنا اور پھر مسجد میں بھی ننگے سر آنا اور ننگے سر نماز پڑھنے کی سرایت کر گئی ہے۔ ننگے سر نماز پڑھنی نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ اور نہ آپ کے خلفاء سے اور نہ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طریق مبارک سے اور نہ ہی آپ کے خلفاء کے اسوہ سے۔ ان بدعادت سے اجتناب جس قدر بھی جلد کیا جائے اچھا ہے اور آئندہ مسجد میں آکر ننگے سر نماز پڑھنے سے پرہیز کیا جائے۔ اس سلسلہ میں خاکسار نے نوجوانوں سے خطاب کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی حقانیت کے ثبوت میں قمر صاحب اور شرما صاحب کو بھی پیش کیا۔ ایک کی بیوی بیمار۔ ملٹری میں معقول آمد مگر آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے چھوڑ چھاڑ کر تبلیغ کیلئے اس ملک میں چلے آئے ہیں۔ دوسرے نوجوان کی بوڑھی والدہ اس پر کسمپرسی کی حالت۔ والد کی شہادت۔ قادیان سے ہجرت۔ مالی تنگی اور بظاہر کوئی صورت اس قسم کی نظر نہیں آتی۔ کہ جو موجب تسلی ہو۔ گھر میں وہ اکیلے اس وقت ہیں۔ دنیا کما کر اپنی بہن بھائیوں کی خدمت کر سکتے تھے مگر خلیفہ وقت نے تبلیغ اسلام۔ توحید الٰہی کی اشاعت کی دعوت دی۔ اور خادم لبیک کہتا ہوا ان سب حالات کو دیکھتا ہوا۔ جو میں بیان کر چکا ہوں۔ تبلیغ کیلئے اس ملک میں چلا آیا۔ دنیا میں کون ایسا نوجوان ہے اور کون ایسا مرد کامل ہے کہ جسکی آواز نوجوانوں کے دلوں میں جوانی کی امنگوں اور دنیا کی محبت کو اس طرح سرد کر دے اور انہیں خدمت خدا کیلئے مستعد کر دے۔ ایسا مرد کامل آج صفحہ دنیا پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا کامل وجود ہے اور ایسا نوجوان جو دین کو اس مادی زمانہ میں بھی خدا کے حکم کے مطابق دنیا پر مقدم کرتا ہے وہ احمدی نوجوان ہے جن میں سے ہمارے یہ نوجوان بھی ہیں جو اس ملک میں خدمت اسلام کیلئے آئے ہیں۔ نوجوانوں سے خطاب کرتے ہوئے انہیں بتایا کہ آخر یہ نوجوان بھی آپ کی طرح کے نوجوان ہیں اگر یہ اتنی بڑی قربانی کر سکتے ہیں تو کیا آپ لوگ اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے معمولی اصلاح بھی نہیں کر سکتے (باقی)

مسیح موعود علیہ السلام اور آپکی جماعت کے متعلق مولانا سہیل کوہستانی کے تاثرات

جناب مرزا صاحب نے اسلام کی بہت بڑی خدمت کی ہے کہ نہ صرف عیسائیوں کے علماء آریوں کے پنڈتوں اور دہریوں کے اعتراضوں کے جوابات دے کر ان کو لاجواب کیا ہے۔ بلکہ اسلام کی تبلیغ کے لئے ایک تبلیغی جماعت بھی پیدا کر کے اپنے پیچھے چھوڑی ہے جو دنیا کے گوشے گوشے میں تبلیغ کر رہی ہے۔ پھر تنظیم کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا ہے پھر ایک طرف اس مرد نے عیسائیوں کا مقابلہ کیا ہے۔ تو دوسری طرف آریوں اور دہریوں سے اور علاوہ ازیں فتنوں کے اندرونی طرف سے علماء اسلام نے آپ پر کفر کے فتوے بھی دیئے۔ اس عظیم الشان استقامت کے انسان نے اندرونی علماء کے اعتراضات کے دندان شکن جواب دیئے اور اپنے کام سے کام رکھا اور نہ کسی مولوی کے فتوئ کفر کی پرواہ کی نہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی گویا وہ اور ان کی جماعت کے ہر فرد نے لا یخافون لومۃ لائم کا پورا نمونہ دکھایا ہے۔

الفضل روزنامہ
۷ جولائی ۱۹۴۸ء

مسلمانوں کے تین وطن

آجکل یو۔ این۔ او کی حفاظتی کونسل کی عدالت میں تین ایسے مقدمات پیش ہیں۔ جن کا تعلق مسلمانوں کے اوطان سے ہے۔ اول انڈونیشیا۔ یہ سات کروڑ کے لگ بھگ مسلمانوں کا ملک ہے۔ جس زمانے میں انگریزوں نے ہندوستان پر قبضہ کیا۔ اسی زمانے سے یہاں ڈچ لوگوں کا قبضہ چلا آتا ہے۔ اور اس عرصہ میں ڈچ قوم نے اس زرخیز ملک سے اتنا فائدہ اٹھایا ہے۔ کہ جس کو حدود شمار میں نہیں لایا جا سکتا۔ جنگ عالمگیر دوم میں جاپانیوں نے جب یورش کی۔ تو ڈچ ملک کو تقدیر کے حوالے کر کے اپنی جان بچا کر بھاگ گئے۔ پھر جب جاپان کو شکست ہوئی۔ تو نہایت بے شرموں کی طرح انڈونیشیا پر قبضہ جمانے کے لئے آ دھمکے۔ انڈونیشین جاپان کے زیر اقتدار رہ کر آزادی کے دلدادہ ہو گئے تھے۔ اگر ان کا مقابلہ صرف ڈچوں سے ہوتا۔ تو یقیناً قیامت تک ڈچ اس سرزمین میں قدم نہ رکھ سکتے۔ لیکن وہ بڑی بڑی قومیں جو آج کل دنیا کے امن اور آزادی کا اجارہ دار بننے کا دعوے کر رہی ہیں۔ یعنی برطانیہ اور امریکہ ان قوموں نے ڈچوں کو عملی مدد دی۔ اور ان کے قدم وہاں جما دیئے۔ اور اب یو۔ این۔ او کی صورت میں منصف بن کر ڈچوں اور انڈونیشین کے درمیان انصاف وعدل کی ترازو لے کر فیصلہ کروا رہے ہیں۔ یو۔ این۔ او کی حفاظتی کونسل نے دونوں ملکوں کے درمیان ثالثی کرانے کے لئے اپنا کمیشن مقرر کیا ہوا ہے۔ مگر ڈچوں کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے کوئی فیصلہ ہونے نہیں پاتا۔

دوسرا اسلامی وطن جس کا مسئلہ یو۔ این۔ او کی حفاظتی کونسل کا مرہون منت ہے۔ فلسطین ہے جہاں پہلے عرب آباد تھے۔ ان بڑی بڑی قوموں کو سوجھی کہ یہاں یہودیوں کا وطن بنانا چاہیئے تاکہ جن یہودیوں کو یورپ اور امریکہ کی مہذب اقوام برداشت نہیں کرتیں۔ ان کو یہاں عربوں پر ڈال دیا جائے۔ چنانچہ ملک کو آپ ہی آپ دو ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا۔ اور بہترین حصہ یہودیوں کو تفویض کر دیا۔ عربوں نے یکجہتی اور اتحاد سے کام لے کر ان کی تدبیر تقسیم کو عملی جامہ نہ پہننے دیا۔ تو بڑی بڑی اقوام نے اب پھر وہی چال چلی ہے یعنی دونوں میں از سرنو سمجھوتہ کرا رہی ہیں۔

تیسرا ملک جس کا معاملہ حفاظتی کونسل کے سامنے ہے کشمیر ہے۔ یہاں ان بڑی بڑی قوموں کی تقلید میں اب انڈین یونین بھی جس کو آزاد ہوئے ابھی آٹھ دن بھی نہیں ہوئے۔ وہی طریقے استعمال کر رہی ہے۔ جن کے خلاف وہ گزشتہ ساٹھ ستر سال خود جدوجہد کرتی رہی ہے۔ اپنی آزادی حاصل کرنے کے ساتھ ہی دوسروں کی آزادی سلب کرنے کے طور وطریق میں بھی اس نے وہی ید طولےٰ حاصل کیا ہے۔ جو کبھی صرف مغربی اقوام ہی کا طرہ امتیاز سمجھا جاتا تھا۔ انڈین یونین نے اس مسئلہ کو خود ہی یو۔ این۔ او میں پیش کیا تھا۔ اب خود ہی اس کو عدم تعاون کی دھمکیاں دیکر ڈرا رہی ہے۔

یہ تین مسلمانوں کے وطن ہیں۔ جن کا مقدمہ اس وقت یو۔ این۔ او کی حفاظتی کونسل کے ہاتھ میں ہے۔ تینوں ملکوں کے ساتھ برطانیہ اور امریکہ کو براہ راست تعلقات ہیں۔ اور یو۔ این۔ او کی باگ ڈور بھی ان ہی کے ہاتھ میں ہے۔

اگر تمام دنیا کے مسلمان اتفاق واتحاد کر کے اور ایک محاذ بنا کر ان تینوں معاملات کا عدل و انصاف کے ساتھ فیصلہ کرانا چاہیں تو ہمیں پورا پورا یقین ہے۔ کہ مسلمانوں کے یہ تینوں وطن آزاد ہو سکتے ہیں۔ پاکستان میں اگرچہ فلسطین اور کشمیر کے معاملہ میں دلچسپی لی جاتی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ انڈونیشیا کے متعلق اتنی دلچسپی نہیں لی جا رہی۔ جتنی چاہیئے تھی۔ ہمیں امید ہے کہ نہ صرف پاکستان بلکہ تمام اسلامی دنیا ان تینوں مسائل کی طرف پوری پوری توجہ دیں گے۔ اور یک جان ویک زبان ہو کر مخالف طاقتوں کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جائینگے۔

مذہبی آزادی

ستار ایجنسی کی اطلاع ہے کہ قندھار میں ۲۶ جون کو دو ہندوؤں نے مذہب اسلام قبول کر لیا تھا۔ شہر کے ہندوؤں نے سردار محمد یونس خان گورنر قندھار سے استدعا کی کہ ان دونوں نومسلموں کو ہمارے حوالے کر دیا جائے۔ گورنر نے اس درخواست کو قبول کر لیا۔ اور ہندو دونوں نومسلموں کو لے کر چلے گئے

ہندو ان کو لے جا رہے تھے۔ کہ چند مسلمانوں نے شور مچایا جس پر بہت سے مسلمان جمع ہو گئے۔ اور ان نومسلموں کو پولیس سے چھیننے کی کوشش کی۔ پولیس نے گولی چلا دی۔ جس سے کئی آدمی ہلاک ومجروح ہوئے۔

یہ خبر اگر سچی ہے تو نہایت افسوسناک ہے قندھار میں مدت سے ہندو رہتے چلے آئے ہیں اور کسی نے آج تک ان کو بالجبر مسلمان بنانے کی کوشش نہیں کی۔ یہ دو ہندو جو مسلمان ہوئے تھے۔ ظاہراً ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ برضاد رغبت مسلمان ہوئے تھے۔ پھر ہمیں سمجھ نہیں آئی۔ کہ انہیں ہندوؤں کے حوالے کرنے کا کیا مطلب تھا۔ یہ تو صریح جبر ہے اور انسان کی آزادی پر نہایت کڑی قسم کی روک ہے۔ مذہب ایک ایسی چیز ہے جس میں ہر انسان کو آزادی ہونی چاہیئے۔ اور کسی رشتہ دار کا اس کے ساتھ قطعاً کوئی تعلق نہیں ہونا چاہیئے۔

یہ درست ہے کہ ہندوؤں کا خیال ہے کہ جو مذہب انسان پیدائش کے وقت اپنے ساتھ لے کر آتا ہے اس کو بدل نہیں سکتا۔ یعنی اگر ہندوؤں کے گھر میں پیدا ہوا ہے۔ تو اس کو ہندو ہی مرنا بھی چاہیئے۔ اور کسی اور مذہب میں پیدا ہوا ہے۔ تو اسی مذہب پر رہنا چاہیئے۔ لیکن یہ خیال نہایت غلط ہے۔ مذہب ہرگز پیدائشی چیز نہیں ہے اس کا تو یہ مطلب ہوا کہ انسان ننگا پیدا ہوا ہے اور اس کو آئندہ ہمیشہ ننگا ہی رہنا چاہیئے۔ بے علم پیدا ہوتا ہے تو آئندہ ہمیشہ بے علم ہی رہنا چاہیئے کوئی تعلیم حاصل نہیں کرنی چاہیئے۔

اسلام نے انسان کی مذہبی آزادی کے حق کو نہایت پرزور الفاظ میں بیان کیا ہے۔ اور صاف کہہ دیا ہے۔ کہ لا اکراہ فی الدین دین اختیار کرنے میں کوئی جبر نہیں۔ اور جہاں تک ہمارا خیال ہے موجودہ تمام جمہوری دستور اس حق کو تسلیم کرتے ہیں۔ چنانچہ انڈین یونین نے بھی بہت رد و قدح کے بعد اس اصول کو ہر انسان کا پیدائشی حق تسلیم کر لیا ہے۔

اگر قندھار کے ان دونوں ہندوؤں نے برضا ورغبت اسلام قبول کیا تھا۔ تو ان کو ہندوؤں کے حوالہ کرنے کا یہی مطلب ہے کہ ہندو ان کو جبراً اپنے مذہب میں واپس لائیں۔ اس قسم کی رواداری ہرگز رواداری نہیں کہلا سکتی۔ بلکہ یہ تو پرلے درجہ کا ظلم ہے۔ کہ ایک شخص خوشی سے ایک مذہب قبول کرتا ہے۔ تو اس کو بالجبر ایسے حالات میں عمداً ڈال دیا جاتا ہے۔ کہ سختی کر کے اس کو اپنے مذہب سے برگشتہ کر لیا جا سکے۔ اس کی خلاف مرضی اس کو ایسے مذہب میں رہنے پر مجبور کیا جائے۔ جس کو وہ دل سے پسند نہیں کرتا۔

گورنر قندھار اگر ہندوؤں کی مدد کرنا ہی چاہتے تھے۔ تو ان کو چاہیئے تھا۔ کہ وہ تحقیقات کرتے کہ آیا ان کے تبدیل مذہب میں کسی قسم کے جبر کا تو استعمال نہیں کیا گیا۔ اور اگر ان کو ثابت ہوتا کہ جبر کا استعمال کیا گیا ہے۔ تب وہ حق بجانب تھے۔ کہ ان کو آزاد کر دیتے۔ لیکن یہ کہاں کا انصاف ہے۔ کہ بلاتحقیقات ان کو ایسے لوگوں کے حوالے کر دیا جائے۔ جو ان کو ان کی خلاف مرضی ترک مذہب پر مجبور کر سکتے ہوں۔

اسلام کا اصول لا اکراہ فی الدین عام ہے۔ اور اب اسکو بنیادی حقوق میں سے تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس میں اسلام کی تخصیص نہیں ہے۔ اگر کوئی مسلمان بھی برضا ورغبت دوسرا مذہب اختیار کرنا چاہے۔ تو اس کے راستہ میں روک نہیں ہونی چاہیئے۔ اسلام نے یہ اصول سب سے پہلے پیش کیا ہے۔ اور اس اصول کو قائم کرنے کے لئے شروع شروع میں مسلمانوں کو بڑی بڑی قربانیاں دینی پڑیں۔ کیونکہ قریش اور یہودی بھی تبدیل مذہب کے حق کو تسلیم نہیں کرتے تھے۔ اور اسی لئے وہ اپنے رشتہ داروں کو جو اسلام قبول کرتے تھے سخت ایذائیں دیتے تھے۔ مگر آخرکار اسلام نے اپنے اس اصول کو دنیا میں قائم کر کے چھوڑا۔ اور آج تمام مہذب کہلانے والی دنیا نے انسان کے اس حق کو تسلیم کر لیا ہے۔

جہاں ہمیں اس بات کا رنج ہے کہ ان ہندوؤں کو جنہوں نے اسلام قبول کیا تھا۔ خوامخواہ غلط رواداری کے خیال سے ایسے ہاتھوں میں دے دیا گیا ہے۔ جو نہ جانے ان پر کیا کیا سختیاں روا رکھیں گے۔ وہاں اس بات کی خوشی بھی ہے کہ اب اکثر مسلمانوں نے اس غلط اصول کو بھی ترک کر دیا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص اسلام قبول کر کے اپنے آبائی دین پر واپس لوٹ جائے تو گردن زدنی ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اگر قندھار کی مسلمان حکومت اس اصول کو صحیح مانتی۔ تو بجائے ان ہندوؤں کو واپس کرنے کے اگر وہ پھر خود بھی ترک اسلام کرتے تو واجب القتل ٹھہرتے۔ اس لحاظ سے ہم سردار محمد یونس خان گورنر قندھار کی تعریف کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے ان علمائے اسلام کی جنہوں نے قرآن کریم کی تعلیم کے متضاد قتل مرتد کا فتوے دے رکھا ہے۔ عملی تردید کر دی ہے۔

ویر بھارت کا شکوہ

اخبار ویر بھارت لکھتا ہے:

"ماسٹر تارا سنگھ کی منطق ہماری سمجھ میں نہیں آئی۔ انہوں نے پٹیالہ میں بھاشن دیتے ہوئے کہا کہ میں ہندو سکھ اتحاد کا زبردست حامی ہوں لیکن کانگرس کی مخالفت اس لئے کرتا ہوں۔ کہ وہ ایک ہندو جماعت ہے۔ . . . . بلاشبہ کانگرس میں اکثریت ہندوؤں کی ہے۔ مگر اکالی دل ہندو سبھا یا مسلم لیگ کی طرح اس کے دروازے دوسروں پر بند نہیں۔ یہی اصول ہم زندگی بھر مسٹر جناح کو سمجھانے کی کوشش کرتے رہے۔ اور ہماری بدقسمتی ہے۔ کہ آج ہمیں ماسٹر جی کو بھی یہ اصول سمجھانا پڑتا ہے۔"

رمضان کے برکات

رمضان سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ چونکہ انسان اس مبارک مہینہ میں اکل و شرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے۔ اور وہ اللہ تعالےٰ کے احکام کی بجا آوری کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا۔ یہ مبارک مہینہ چند دنوں تک شروع ہونے والا ہے۔ خدا تعالےٰ کے نیک بندے اپنے دلوں میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کی رضا کے دروازے اس مبارک ماہ میں کھلے پاتے ہیں۔ اور طاغوتی طاقتیں کو شکست خوردہ محسوس کرتے ہیں۔ اور مسلمان خدا تعالےٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ احباب کی خدمت میں رمضان کی چند برکات تحریر کی جاتی ہیں۔

پہلی برکت

سب سے پہلی اور بڑی برکت یہ ہے۔ کہ اس مبارک مہینہ میں قرآن مجید کا نزول ہوا۔ خدا تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن کہ اس ماہ میں قرآن مجید کا نزول شروع ہوا۔ اور مبارک کتاب کے نزول کی وجہ سے یہ مہینہ بھی بابرکت کیا گیا ہے۔ خدا تعالےٰ نے ہم کو ترغیب دی ہے۔ کہ ہم پورے طور پر اس کا احترام کریں۔ اور پورے ایام کے روزے رکھیں۔

دوسری برکت

پھر اس مبارک مہینہ کو ایک اور بہت بڑی برکت حاصل ہے اور وہ یہ ہے کہ اس مبارک مہینہ میں ایک رات ہے۔ جس کو قدر کی رات کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس رات کے متعلق فرماتا ہے لیلۃ القدر خیر من الف شھر کہ اس مبارک رات کی عبادت ایک ہزار مہینہ کی عبادت کے برابر ہے۔ اور یہ رات بہت بڑی برکت والی ہے۔ اور یہ دعاؤں کی قبولیت کی رات ہے۔ بزرگان دین کا کہنا ہے کہ یہ مبارک رات رمضان کے آخری عشرہ کی تاک رات میں ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے نیک بندے اس کو پاتے ہیں۔ یہ کتنی بڑی اور بھاری نعمت ہے۔ بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ لیلۃ القدر کے نو حروف ہیں۔ اور سورۂ قدر میں یہ تین مرتبہ لیلۃ القدر کا نام آیا ہے۔ ۹×۳ = ۲۷۔ یعنی ۲۷ کی رات کو لیلۃ القدر ہوتی ہے۔

تیسری برکت

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان کی فضیلت اور برکت یہ بیان فرمائی ہے کہ اس مبارک مہینہ میں صُفّدت الشیاطین طاغوتی طاقتوں کو اس مبارک ماہ میں جکڑ دیا جاتا ہے۔ شیطان جو کہ بدی کا محرک ہے۔ اس کو اس مبارک مہینہ میں بیڑیوں میں بند کر دیا جاتا ہے۔ اور پھر آپ نے فرمایا وغلقت ابواب النیران۔ اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ فلم یفتح منھا باب۔ پھر اس کے بعد اس مبارک ماہ میں کوئی دروازہ نہیں کھولا جاتا۔ اور اس کے مقابل پر آپ نے فرمایا وفتحت ابواب الجنۃ فلم یغلق منھا باب۔ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور پھر کوئی دروازہ بند نہیں ہوتا۔

پس کیا ہی بابرکت مہینہ ہے۔ جس میں کہ شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ اور جہنم کے دروازے بند کئے جاتے ہیں۔ اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ پس مبارک ہیں وہ انسان جو کہ اس تجارت سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کو حاصل کرتے ہیں۔

خاکسار محمد لطیف متعلم جامعہ احمدیہ

درخواست دعا

مکرمی مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ انچارج سیرالیون مشن درد گردہ سے بیمار ہیں۔ اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ تمام احباب اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

وکیل التبشیر

عالی دماغ! پست خیالوں میں آکے دیکھ

سینے کے داغ، باغ کے لالوں میں آکے دیکھ
ہو دیکھنا تو دیکھنے والوں میں آکے دیکھ

کر دیتا ہے غرور حقیقت کی آنکھ بند
عالی دماغ، پست خیالوں میں آکے دیکھ

مسند سے کیا ہے چرخ نوردوں پہ طعن زن؟
افلاکِ کج خرام کی چالوں میں آکے دیکھ

کیا مسکرا رہا ہے کنارے پہ بیٹھ کر؟
امواجِ پیچ پیچ کے جالوں میں آکے دیکھ

تنویرؔ اپنے نعرۂ مستانہ پر نہ جا
آنسو ہیں یا شراب پیالوں میں آکے دیکھ

معاصر ویر بھارت غور فرمائے۔ کہ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ کیا ماسٹر جی اور مسٹر جناح ہی کا سارا قصور ہے؟ یا ان کا بھی کچھ قصور ہے۔ جن کی کانگرس میں اکثریت ہے۔ بے شک کانگرس کے دروازے سب کے لئے کھلے ہیں۔ لیکن سوال تو یہ ہے۔ کہ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ دوسروں کو اس کے مقابلہ میں اکالی دل اور مسلم لیگ کھڑا کرنی پڑی۔ ہندو سبھا کا نام ہم اس لئے نہیں لیتے۔ کہ وہ تو خود کانگرس ہی نے بریک کے لئے بعد میں بنائی تھی۔ تاکہ مسلم لیگ کے مقابل دعاوی پیش کر سکے

ہم ویر بھارت کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ اگر کانگرس کی اکثریت یہ سمجھتی۔ کہ اس کے دروازے سب کے لئے کھلے ہیں۔ تو نہ مسلم لیگ بنتی اور نہ اکالی دل اور نہ ملک تقسیم ہوتا۔ ہمیں اب بھی کامل یقین ہے۔ کہ اگر انڈین یونین کی اکثریت اپنی ذہنیت بدل ڈالے۔ تو سکھ سٹیٹ تو کیا خود پاکستان اور انڈین یونین ایسے شیر و شکر ہو جائیں کہ دنیا کی کوئی طاقت اس براعظم کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھ سکے۔ لیکن افسوس ہے ہماری بدقسمتی سے وہی کانگرس جو انگریزوں کی غلامی سے ملک کو نکالنے کے لئے کوشاں رہی ہے اب حکومت ہاتھ آتے ہی خود دوسروں کو غلام بنانے پر تُلی ہوئی ہے۔ اور دوسروں کو محکوم بنانے کے لئے وہی ہتھکنڈے استعمال کر رہی ہے۔ جس کا وہ انگریزوں پر الزام دھرتی تھی۔

پاکستان بنک

لاہور کے تقریباً تمام اخباروں نے اس بات پر کہ پاکستان سٹیٹ بنک اسلامی اصولوں پر چلایا جائے گا بڑی خوشی کا اظہار فرمایا ہے۔ ان میں بعض وہ اخبار بھی شامل ہیں۔ جو حکومت سے شرعی قانون کا مطالبہ کرنے میں بڑے زور شور سے حصہ لے رہے ہیں۔ کتنی حیرانی ہے کہ خوشی منانے سے پہلے ان اخباروں نے یہ بھی دیکھنے کی کوشش نہیں کی۔ کہ بنک میں کون کون سے اسلامی اصولوں کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ سودی کاروبار تو پاکستان بنک میں بھی اسی طرح جاری رہے گا۔ جس طرح دنیا کے باطل کے بنکوں میں۔ ایک یہی بات تھی۔ جس کی عدم موجودگی بنک کو اسلامی طرز کا بنک بنا سکتی۔ مگر اس میں اور دوسرے بنکوں میں جب کوئی فرق نہیں۔ تو پھر اسلامی اصولوں پر کاروبار چلانے پر اظہار مسرت کے کیا معنے؟

مزید حیرانی اس بات پر ہے کہ ایک طرف تو شرعی قانون کے مطالبہ کے لئے زمین و آسمان کے قلابے ملائے جا رہے ہیں۔ اور دوسری طرف ایک بالکل خلاف شریعت بنک کے افتتاح پر مبارکیں دی جا رہی ہیں۔ آخر یہ ایک سانس میں گرم و سرد کیوں؟ کیا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کا مطالبہ شریعت محض انشا طرازی ہے جو ہر دکھانے کے لئے ہے ورنہ اصل حقیقت کچھ بھی نہیں۔

مدیر کوثر کی غلط بیانی پر ایک غیر احمدی دوست کا زبردست چیلنج

"اگر دعوے میں سچے ہو تو میرے خط کا عکس شائع کرو"

(بلا تبصرہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ازہزارہ کوہستان

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کل میرے ایک دوست نے مجھے اخبار کوثر اور اخبار الفضل دونوں دکھائے کوثر اخبار ۷ جون کا تھا اور الفضل ۲۲ جون کا دونوں کو میں نے پڑھا اور حیران ہو گیا کہ میں نے جو سوالات ایڈیٹر کوثر کو بھیجے تھے کہ مودودی صاحب سے جوابات لے کر کوثر میں شائع فرما دے۔ تو علاوہ میرے دوسروں کو بھی فائدہ ہو سکے گا۔ میں نے سوالات بسلسلہ تحقیق لکھے تھے کہ مولوی مودودی صاحب کے علم سے بھی میرے معلومات میں اضافہ ہو میں نے جو خط سوالات کے متعلق لکھے۔ وہ یکے بعد دیگرے دو قسطوں میں لکھے گئے تھے۔ ابھی میں نے تیسری قسط بھی لکھکر ارسال کرنی تھی کہ بوجہ علالت رک گیا۔ میں حنفی المذہب ہوں کوہستانی علاقہ کا رہنے والا اور آزاد قبائل سے میرا تعلق ہے۔ میرا نام سہیل خاں ہے جیسے کہ میں نے سوالات کی دونوں قسطوں میں مدیر صاحب کوثر کو اپنے نام سے اطلاع بھی دیدی۔ مجھے مختلف مذاہب کی کتب کے مطالعہ کا شوق رہتا ہے۔ میں نے آریہ اور عیسائیوں کی بعض کتب کا بھی مطالعہ کیا ہے اور اسلامی فرقوں کی بعض کتب کا بھی مطالعہ کیا جناب سرسید صاحب مرحوم کی کتب بھی دیکھیں۔ علامہ مشرقی عنایت اللہ کی کتاب تذکرہ کا بھی مطالعہ کیا ہے۔ پھر میں نے مرزا صاحب کی بعض کتب کا بھی مطالعہ کیا ہے اور جناب مولوی صاحب کی بھی بعض کتب مطالعہ کی ہیں۔ چنانچہ میں نے اپنے پہلے خط میں جو مدیر صاحب کوثر کو لکھا اس میں بھی ان باتوں کا ذکر کیا ہے۔ وہاں پہلے خط میں جو میں نے اپنے سوالات کی پہلی قسط جناب مدیر صاحب کو بھیجی اس کے نیچے میں نے اپنا نام سہیل خاں تحریر کیا ہے اور دوسرے خط میں صرف سہیل لکھا ہے اور علاقہ قبائلی کا بھی نام میں نے ساتھ تحریر کر دیا ہے۔ میں متعصب مسلمان نہیں ہوں۔ جس نے بھی کچھ تھوڑی خدمت اسلام کے متعلق دکھائی ہے۔ میں اسے قابل تحسین سمجھتا ہوں۔ اس بات کا ذکر بھی میں نے اپنے خط میں کر دیا تھا اور میں نے کسی کی ہجو یا مذمت کے ذکر سے احتراز کیا ہے۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ میں نے جو تاثرات جناب مرزا صاحب مرحوم اور آپ کی جماعت کے کارناموں سے حاصل کئے ہیں ان کا بھی میں نے اپنے اس پہلے خط میں ذکر کیا ہے بطور مثال کے میں نے چند امور کا بھی اپنے تاثرات کے مطابق ذکر کیا تھا۔ چنانچہ ان میں سے ایک بات میں نے یہ بھی ذکر کی کہ جناب مرزا صاحب نے اسلام کی بہت بڑی خدمت کی ہے۔ کہ نہ صرف عیسائیوں کے علماء اور آریوں کے پنڈتوں اور دہریوں کے اعتراضوں کے جوابات دے کر لاجواب ہی کیا ہے۔ بلکہ اسلام کی تبلیغ کے لئے ایک تبلیغی جماعت بھی پیدا کر کے اپنے پیچھے چھوڑی ہے جو دنیا کے گوشے گوشے میں تبلیغ کر رہی ہے۔ یہ تنظیم کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا ہے پھر ایک طرف اس شیر مرد نے عیسائیوں کا مقابلہ کیا ہے تو دوسری طرف آریوں اور دہریوں سے اور علاوہ اندرونی فتنوں کے اندرونی طرف سے علماء اسلام نے آپ پر فتوے کفر کے بھی دئے اس عظیم الشان استقامت کے انسان نے اندرونی علماء کے اعتراضات کے دندان شکن جواب دئے اور اپنے کام سے کام رکھا اور نہ کسی مولوی کے فتوئے کفر کی پرواہ کی نہ کسی ملامت کرنے والوں کی ملامت کی گویا وہ اور ان کی جماعت کے ہر فرد نے لا یخافون لومۃ لائم کا پورا نمونہ دکھایا۔ یہ علماء سوء جنہوں نے امت مسلمہ کے شیرازہ کو تار تار کر کے بکھیر ڈالا۔ اور مسلمانوں کی جماعت کے اتحاد کو تفرقہ سے بدل دیا۔ اس مرد خدا نے متفرق لوگوں کو وحدت میں منسلک کیا اور صداقت کے اظہار میں وہ جرأت اور وہ عزم دکھایا کہ ضمیر کے خلاف کبھی بھی اس مرد خدا نے نفاق اور مداہنت سے کام نہیں لیا۔ کچھ ایسی باتیں میں نے جناب مرزا صاحب اور ان کے نظام سلسلہ کے متعلق لکھیں ممکن ہے کہ کم و بیش کوئی بات رہ گئی ہو۔ لیکن اس زمانہ کے سب علماء اسلام کے مقابلہ میں میرے دل پر جناب مرزا صاحب اور آپ کی جماعت کی تبلیغی مساعی اور تنظیم سلسلہ اور اظہار صدق اور استقلال و استقامت اور سچائی کی راہ میں لا یخافون لومۃ لائم کا نمونہ ہونا۔ میرے دل پر اس کا بہت ہی گہرا اثر ہے اور اگرچہ میں اپنے بعض نقائص اور کمزوریوں کے باعث احمدیت سے ابھی کوسوں دور ہوں۔ لیکن جنہوں نے احمدیت کو قبول کیا ہے۔ میں ان سب کو باقی تمام مسلمانوں پر فائق سمجھتا ہوں۔ اور میں اب بھی جناب مودودی صاحب اور جناب مدیر اخبار کوثر کی بعض اسلامی خدمات اور خدمات کی بعض خوبیوں سے جو قابل تحسین ہیں اغماض نہیں کر سکتا بلکہ مجھے اعتراف ہے کہ جو کام وہ پاک نیت سے حق اور صداقت کے اظہار میں کر رہے ہیں میں اسے قابل تعریف قرار دیتا ہوں۔ البتہ ۷ جون کے کوثر میں جو کچھ جناب مدیر صاحب کوثر نے میری نسبت شائع فرمایا ہے۔ اسے پڑھ کر بھی میں باوجود ان کی صریح غلط بیانی کے جو صرف وجہ کذب بیانی اور دروغ بافی کہلانے کی مستحق ہے اسکی طرف بوجہ ان کے احترام کے کذب اور دروغ کی نسبت ذکر کرنے سے شرم محسوس کرتا ہوں مثلاً انکا میری نسبت بغیر تحقیق اور بغیر علم کے یہ لکھنا اور ایک قادیانی کے چند سوالات کی سرخی سے مجھے قادیانی لکھنا یہ لا تقف ما لیس لک بہ علم کی صریح خلاف ورزی ہے اور پھر آگے چلکر یہ بھی لکھ دینا کو "ایک صاحب جنہوں نے اپنا نام ظاہر کرنے کی زحمت بھی گوارا نہیں فرمائی" اب کوئی اور صاحب ایسا لکھتے تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے وعید قرآنی کے رد سے ایسی غلط بیانی کرنے والے کو کاذب اور ملعون بھی کہہ لیتا تو قرآنی نص کے ماتحت مجھے حق پہنچتا تھا لیکن جناب مدیر صاحب کوثر کا میرے قلب پر بوجہ ان کی بعض خدمات اسلامیہ کے بہت کچھ احترام ہے۔ اس لئے میں ان کی اس شان کا لحاظ رکھتے ہوئے کاذب اور ملعون کے لفظ کے استعمال سے اعراض کرتا ہوں۔ لیکن غلط فہمی یا غلط بیانی کا نرم فقرہ اس کی جگہ استعمال کرتا ہوں اور میں ان کی نسبت تو نہیں لکھتا۔ لیکن اپنی نسبت اتنا ضرور لکھتا ہوں کہ میں نے اپنی دونوں قسطوں کے خطوط جو بغرض جوابات سوالات کی صورت میں ارسال کئے ہیں میں نے ہر خط کے نیچے اپنا نام سہیل لکھا ہے۔ ہاں پہلے خط میں سہیل خاں لکھا ہے اور دوسرے میں صرف سہیل لکھا ہے آگے خاں نہیں لکھا اس کی تصدیق اس سے بھی ہو سکتی ہے کہ مدیر صاحب کوثر میرے خط کا یا ان دونوں خطوط کے آخری فقرات کا فوٹو شائع کر دیں اور بعض عدل اور انصاف پسند ثالثوں کو ان خطوط کا آخری حصہ جہاں میرے دستخط ہیں دکھا دیں اور ان کی شہادت کا حصہ بھی شائع کرا دیں۔ اگر خطوط کی عبارت کے نیچے میرا نام سہیل خاں اور سہیل نہ لکھا ہو تو خدا کی مجھ پر سہیل خاں کے ہر حرف کی گنتی کے عوض میں ایک ایک لعنت اور اگر لکھا ہوا ور جناب مدیر صاحب کوثر نے اس کے خلاف غلط بیانی سے کام لیا ہے تو میں پھر بھی ان کے حق میں بجائے لعنت کے ان کے لئے خدا سے رحمت اور ہدایت ہی طلب کرتا ہوں تا وہ آئندہ ایسی بیجا حرکت سے باز رہیں۔ اس کے بعد مدیر صاحب نے لکھا ہے "کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی جی بھر کر تعریف کی ہے" جب مدیر صاحب کوثر جیسے غلط بیانی کرنیوالے بزرگ کی بھی بوجہ ان کی بعض خوبیوں کے میں تعریف کر سکتا ہوں تو جناب مرزا صاحب جو مجسم محاسن وجود تھے اور جن کی عجائب در عجائب بے نظیر خوبیوں کے جن کا میرے دل کی گہرائی میں اتنا بڑا اثر ہے کہ زمانہ میں مجھے وہ مقدس انسان فرد زمانہ محسوس ہوتا ہے۔ جس کے مقابل موجودہ زمانہ کے علماء سوء جن کو میں نے ہر طرح سے آزما لیا ہے کہ وہ بندہ حرص و آز اور تباغض و تحاسد کا مجسم نمونہ ہیں۔ انہیں جناب مرزا صاحب سے کیا نسبت۔ ان علماء میں سے مجھے نسبتہً جناب مکرم مودودی صاحب اور مدیر صاحب کوثر سے بہت کچھ حسن ظنی پیدا ہوئی تھی۔ لیکن میرے سوالات کے جوابات اور خود میری نسبت جو کچھ انہوں نے تحریر فرمایا اگر وہ مودودی صاحب کی تحریر ہے تو وہ بھی میری حسن ظنی کو باطل کرنے والی ہے اور اگر جناب مدیر صاحب کی اپنی تحریر ہے اور مودودی صاحب کے منشاء کے ماتحت ان کی نمائندگی کا حق ادا کرتے ہوئے پیش کی ہے تو بھی اپنی غلط بیانی سے جو دوسرے لفظوں میں صریح کذب بیانی سے بھی تعبیر ہو سکتی ہے میرے وہ حسن ظن جو ان کی نسبت اب تک تھا اسے تبدیل کر دکھایا۔ کیا جو شخص تحقیق کے سلسلہ میں سوالات لغرض جوابات پیش کرتا ہے۔ وہ قادیانی ہو جاتا ہے۔ میں تو دعا کرتا ہوں۔ کہ جہاں بھی اگر مدیر صاحب کوثر کے نمونے کے مسلمان ہیں تو خدا مجھے ضرور قادیانی بننے کی توفیق عطا کر دے مگر قادیانی ہونا آسان نہیں بلکہ موتوا

قبل ان تموتوا کا کھیل ہے جو جانبازوں کے سوا اس کھیل کو کوئی دوسرا اسے عمل میں لانے کی جرأت نہیں کر سکتا اور نہ ہی ایسے ویسے بندگان نفس کو اسیات کا حوصلہ ہے۔ کہ وہ مخلص قادیانی لوگوں کا نمونہ دکھا سکیں۔ جناب مرزا صاحب نے اسلام کے مبادی جو اعتقادی مسائل ہیں اور ترتیب طبعی سے تعلق رکھتے ہیں پہلے ان کو پیش کیا ہے۔ مثلاً عیسیٰ علیہ السلام اسرائیلی جن کی حیات کے عقیدے نے اسلام کی تباہی اور مسلمانوں کی بربادی کے متعلق وہ کچھ دکھایا۔ کہ بڑے سے بڑے دشمنوں سے بھی ایسا نہیں ہو سکا اس نے لاکھوں کلمہ گو محض یا مدید ل سنے حیات مسیح کے عقیدہ کی راہ سے مرتد کر کے عیسائی بنائے۔ لیکن مسلمانوں کے علماء سوء اب تک گرجے والوں کی حمایت میں کھڑے ہیں اور اسلام پر نصرانیت کو اور امت محمدیہ پر نصاریٰ کو اور حضرت رحمۃ للعالمین محمد مصطفےٰ پر مسیح ابن مریم کو محض اپنی حماقت اور جہالت سے فضیلت دے رہے ہیں جناب مرزا صاحب نے تیس آیات سے ثابت کر دکھایا کہ مسیح فوت شدہ ہے اگر مسیح ان آیات کی رو سے فوت شدہ ثابت ہے تو کیا مسلمانوں کے عقیدہ کو

ان علمائے سوء ان تیس آیات کے خلاف بگاڑتا نہیں تو کیا کہا ہے کاش مودودی صاحب اپنی سرگرمیاں حکومت پاکستان کی تخریب کی بجائے مسلمانوں کے عقائد باطلہ کی اصلاح کے لئے صرف کرتے اور جناب مرزا صاحب نے جس طرح وفات مسیح سے عیسائیوں کے غلط مذہب کو ان کی تثلیث کو ان کے صلیبی عقیدہ کو باطل کر دکھایا ہے مودودی صاحب بھی اس وفات مسیح و غربی حمایت میں کھڑے ہو جاتے۔ کیونکہ جب تک عقائد درست نہ ہوں اعمال کی درستی کیسے ہو سکتی ہے۔ حیات مسیح کا عقیدہ تم رکھنا عیسائیوں کے شرک کی صریح تائید ہے اور شرک سب سے بڑا گناہ ہے۔ جو قابل مغفرت ہی نہیں۔ عقائد اور ایمان کے بغیر تو اعمال جسم بلا روح ہیں مودودی صاحب کو چاہیئے کہ پہلے ایمان کی روح مسلمانوں میں پیدا کریں ورنہ تمام سرگرمیاں ان کی رائیگاں ہوں گی پھر نہایت ہی حیرت بھی اور تعجب بھی ہے کہ مودودی صاحب اور مدیر صاحب نے میرے سوالات کو دعوے بلا دلیل کی مد میں سمجھکر بطور اعتراض پیش کیا ہے حالانکہ مدعی صادق اور مفتری کے پرکھنے کے لئے معیار شناخت کا سوال درپیش ہے نہ کہ دعوے اور دلیل کے معقول ہیں۔ میری غرض تو سوال سے تحقیق تھی۔ آپ کو چاہیئے تھا کہ تہذیب اور شرافت سے سوال کا جواب دے کر مجھے حق اور صداقت کے قریب کرتے نہ کہ یہ کہ میرے بجا اعتراضات سے مجھے مایوس کرتے پھر جو جواب دیا وہ ایسا ہے کہ اس سے خود آنحضرت صلے اللہ پر افترا کی راہ سے بدترین حملہ کیا ہے۔ کیا ذبانی علماء کی یہی ہوا کرتی ہے سہیل خاں کوہستانی

ضروری اعلان

"رمضان المبارک کی وجہ سے صدر انجمن احمدیہ جودھامل بلڈنگ۔ جودھامل روڈ کے دفاتر کا وقت صبح ۸ بجے سے ۱ بجے دوپہر تک ہوگا چندوں کی وصولی اور صیغہ امانت کا لین دین زیادہ سے زیادہ ۱۱ بجے تک کیا جائے گا۔ اس کے بعد عملہ دفتر حسابات کی پڑتال اور حسابات کو بند کرنے میں مصروف رہے گا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وقت مقررہ کے اندر اندر روپیہ داخل کرائیں اور وصول فرمائیں۔ اور نوٹ فرمائیں کہ اسکے بعد کوئی لین دین نہ ہو سکیگا

ہر احمدی کو موصی ہونا چاہیئے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق کہ

"ہماری جماعت میں کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ ہو جس نے وصیت نہ کی ہو" ہر احمدی کا موصی ہونا لازمی ہے۔ اسلئے جن افراد یا جماعتوں کو وصیت فارموں کی ضرورت ہو وہ فوری طور پر اطلاع دیں تاکہ انہیں فارم بھجوائے جائیں۔

ماہوار نقشہ بیعت بابت جون ۱۹۴۸ء

اندرون ہند و پاکستان۔ ۶ صد زیر رپورٹ میں کل ۹۶ افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ تعداد اوسط ۳ کس رہی۔ جنوری سے آخر مئی تک روزانہ اوسط چار کس تھی تعداد بیعت کے لحاظ سے حلقہ سیالکوٹ سرگودھا و شیخوپورہ تمام باقی حلقہ جات کی نسبت بہتر ہے

ممالک غیر میں ۱۲۳ بیعتیں ہوئیں۔ تفصیلی نقشہ درج ذیل ہے (انچارج دفتر بیعت رتن باغ لاہور)

نام جماعت	تعداد بیعت	نام جماعت	تعداد بیعت	نام جماعت	تعداد بیعت	نام جماعت	تعداد بیعت
ضلع سیالکوٹ		ڑکو بھانہ	۱	ضلع ملتان		چاہ چاروالا	
لوہان	۶	کالی بہیر	۱	چاہ اوبھاڑہ	۱	ضلع مظفر گڑھ	۱
بونولہ	۶		۱۲	چک ۱۳		دراج دیات	
گودالہ	۳	ضلع لاہور		تحصیل کبیروالہ	۱	جموں	۱
لٹ	۲	لاہور	۵		۲	نندگڑھ	
ملوان	۱	ہڑیارہ	۱	ضلع جہلم		حلقہ بمبئی	۱
بھڑوہ	۱		۶	کلر کہار	۱		
بھنگالہ	۱	ضلع گوجرانوالہ		جہلم	۱		۹
سیالکوٹ	۱	پنڈی بھٹیاں	۳		۲	میزان	۹۶
ڈگری گھنماں	۱	مدرسہ چٹھہ	۱	ضلع لائلپور			
کنجروڑ	۱	گوجرانوالہ	۱	ٹانڈلیانوالہ	۱	ممالک غیر	
سوزنگیاں	۱	ٹانگوال	۱	چک ۲۳۳ ج۔ب	۱		
	۲۲		۶		۲	سیرالیون	
ضلع سرگودھا		ضلع منٹگمری		اڑیسہ		افریقہ	۸۳
روڑہ	۹	چک 6/11-L	۵	کیرنگ	۱	گولڈ کوسٹ	
بھیرہ	۴	چک 108/7-R	۱	کوٹپلہ	۱	افریقہ	۴۰
	۱۳		۶		۲		
ضلع شیخوپورہ		یو۔پی		کراچی حلقہ			
رتووانہ	۳	اجیٹھ	۲	سندھ	۲		
دھری واڑہ	۲	میرٹھ		جالپور حلقہ پہار	۲	میزان	۱۲۳
چاند پور	۲		۳	تلہ اٹار ضلع کیمبلپور	۱		
رام پور	۱	ضلع جھنگ					
منگو تارو	۱	احمد پور	۱	منڈی بہاؤالدین	۱		
دھوکے والی	۱	کالروالہ	۱	ضلع گجرات	۱		
			۲				

صدقات

جس طرح نماز میں فرائض کے ساتھ سنتیں اور نوافل ترقی درجات کیلئے ہیں اسی طرح مالی عبادت زکوٰۃ کے ساتھ صدقات ضروری ہیں علاوہ ازیں صدقہ اور بیعت سے کئی اور کمزوریوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم جب ہمیں صدقہ کا حکم دیتے تو کوئی شخص ہم میں سے بازار کیطرف اور بوجھ لادتا تب مزدوری میں ایک مد غلہ وغیرہ ملجاتا اسی کو صدقہ میں دیدیتا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور ایک شخص نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ کونسا صدقہ ثواب میں زیادہ ہے آپ نے فرمایا تو اس حال میں صدقہ دے کہ تو تندرست ہو۔ بخیل ہو۔ فقیری سے ڈرتا ہو اور مالدار ہونے کی آرزو رکھتا ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔۔۔ جب جان حلق میں پہنچ جائیگی تو اس وقت تو کہیگا اتنا مال فلاں شخص کو دینا اتنا فلاں کو۔ حالانکہ اس وقت تو وہ مال فلاں شخص کا ہی ہو چکا ہوگا۔"

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے صدقہ دے بشرطیکہ اس کی نیت گھر بگاڑ دینے کی نہ ہو تو جو کچھ صدقہ دیگی۔ ضرور اسکا ثواب ملے گا۔ اور اس کے شوہر کو بھی یہ سبب کمانے کے ثواب ملے گا۔۔۔۔۔۔"

صدقہ گو زکوٰۃ کی طرح معین صورت میں فرض نہیں ہے۔ لیکن ہر انسان مرد اور عورت کو صدقہ دینے کے لئے اسقدر تاکید ہے اور صحابہ کا اس پر ایسا عمل ہے کہ ہر مسلمان کے لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ کچھ نہ کچھ دیتے رہنے کی ضرور عادت ڈالے مگر آج یہ حالت ہے کہ بعض لوگوں کے پاس ہزاروں روپیہ موجود ہے مگر صدقہ دینے سے جی چراتے ہیں پس خوش نصیب ہے وہ جو صحابہ کرام کے نمونہ پر چلکر ترقیات حاصل کرے۔ (نظارت بیت المال)

رمضان المبارک کی شان

رمضان المبارک کی آمد قریب ہے اور غالباً ۸ر جولائی جمعرات کو پہلا روزہ ہوگا۔ پس ہمارے احباب کو رمضان المبارک کے خیر مقدم کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے

(۲) روزہ رکھنے کے لئے رؤیت ہلال ضروری ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ کہ روزہ رؤیت ہلال پر رکھا جائے اور رؤیت پر ہی چھوڑا جائے۔ پس روزہ کا انحصار جنتریوں کی تاریخوں پر نہیں ہونا چاہیئے بلکہ رؤیت ہلال پر

(۳) رمضان المبارک کی شان جو قرآن کریم اور حدیث شریف میں بیان کی گئی ہے یہ ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے انزل فیہ القرآن کہ رمضان المبارک میں قرآن کریم جیسی پاک کتاب کا نزول ہوا اور فرمایا۔ لیلۃ القدر خیر من الف شھر کہ اس ماہ میں ایک رات ایسی ہے جسے لیلۃ القدر کہتے ہیں اور اس ایک رات میں خدا کی عبادت ہزار مہینہ کی عبادت سے بہتر ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ آنحضرت فرماتے ہیں کہ جب رمضان شروع ہوتا ہے۔ آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کئے جاتے ہیں اور شیطان کو جکڑا جاتا ہے اور ایک روایت میں ہے رحمت کے دروازے کھولدیئے جاتے ہیں (بخاری و مسلم) مشکوٰۃ ص ۱۶۵

(۴) حضرت ابوھریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ جو شخص رمضان المبارک میں ایمان اور ثواب کے لئے قیام کرتا ہے۔ اسکے سابقہ سب گناہ بخشے جاتے ہیں (بخاری و مسلم) نیز حضرت ابوہریرہؓ کی روایت فرماتے ہیں کہ ابن آدم کے تمام نیک اعمال میں سے ہر نیکی دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک بڑھائی جاتی ہے اور ہر نیکی کرنے والے کو بدلہ ملے گا۔ مگر روزہ ایسی نیکی ہے کہ خدا فرماتا ہے۔ فانہ لی وانا اجزی بہ کہ یہ نیکی محض میرے لئے ہے۔ اور اس کا بدلہ میں خود ہی ہوں۔

۵۔ روزہ دار کے متعلق فرمایا۔ ولخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک کہ روزہ دار کے منہ کی بو خدا کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے بھی بہتر ہے۔

مندرجہ آیات و احادیث سے رمضان المبارک کی شان ظاہر ہے۔ پس ہمارے احباب کو چاہیئے کہ اس ماہ میں روزہ کے علاوہ نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنی مغفرت کا سامان کر لیں

(نظارت تعلیم و تربیت)

کیا آپ کو علم ہے؟

کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس وقت نظارت تعلیم و تربیت:

(۱) تقریباً چالیس ۴۰ کے قریب نہایت ہی نادار۔ غریب اور یتیم بچوں کو پورا تعلیمی خرچ دے کر انہیں تعلیم دلوا رہی ہے (۲) پانچ نہایت محنتی اور ہونہار طلبہ کو ایف۔ اے اور بی۔ اے تک کے کورس کے لئے اعلیٰ تعلیم دلوا رہی ہے (۳) تقریباً ۵۳ بیوگان اور اُن کے بچوں کو مستقل امداد دے رہی ہے۔ (۴) متعدد بچوں کو مختلف اساتذہ کی زیر نگرانی اعلیٰ تربیت دی جا رہی ہے (۵) بالخصوص ایسے بچوں کے دلوں میں جنہیں نظارت امداد دیتی ہے مضمون نویسی اور فن تقریر کا شوق پیدا کرنے کے لئے گاہے گاہے مختلف انعامات دیئے جاتے ہیں۔

پس کیا آپ ——— رمضان المبارک

کے نہایت مبارک مہینہ میں ان بچوں کے اخراجات اور اُن کی ضروریات کے لئے کوئی امداد نہ فرمائیں گے یہ وہی شعبہ ہے جسے دارالشیوخ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ جو احباب ہمیشہ سے یتیموں کی آواز سنتے آئے ہیں۔ اُن کی خدمت میں پھر درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ ان بچوں کو نہ بھولیں۔

تمام رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نام بمد دارالشیوخ آنی چاہئیں۔ (نائب ناظر تعلیم و تربیت)

ایک پنشنر دوست جو قادیان دارالامان تشریف لے جا رہے ہیں

اپنی ماہوار آمد کا پچیس ۲۵ فی صدی چندہ دے رہے ہیں۔ اس وقت تک وہ اپنی چودھویں سال کی رقم کا نصف حصہ ادا کر چکے ہیں۔ نصف واجب الادا ہے انہوں نے دریافت کیا ہے کہ کیا میں پیشگی تحریک جدید کا چندہ ادا کر دوں۔ اور آئندہ مہینوں میں جو پچیس ۲۵ فی صدی کی رقم ادا کرنی ہے اس میں سے یہ رقم وضع کر سکتا ہوں۔؟

اس کے جواب میں عرض ہے کہ وہ پیشگی دے سکتے ہیں۔ اور آئندہ مہینوں کی رقم میں سے وضع کر سکتے ہیں ہر احمدی جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک ۶ ½ سے ۳۳ فی صدی کی کسی شرح کو قبول کر چکا ہے۔ اور اس کے مطابق چندہ دے رہا ہے۔ لیکن اس کا تحریک جدید کا چندہ پورا ادا نہیں ہوا ہے۔ اور وہ دل میں شدید خواہش رکھتا ہے کہ وہ اپنے وعدہ کو ۲۹ رمضان المبارک تک پورا کرے اور اُسے اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی ہے کہ وہ پیشگی دینے کی طاقت رکھتا ہے تو اسے کوئی روک نہیں ہے وہ ۲۹ رمضان المبارک تک اپنا وعدہ پورا کرنے کے لئے پیشگی دیدے اور آئندہ مہینوں میں جو مقررہ شرح کے مطابق واجب الادا ماہوار رقم ہے۔ اس میں سے پیشگی دیا ہوا چندہ وضع کر کے باقی دیدے۔ پس وہ احباب جو دفتر اول کے چودھویں سال یا دفتر دوم کے سال چہارم کا چندہ تحریک ۲۹ رمضان المبارک تک پورا کرنے کی شدید خواہش رکھتے ہیں سو پیشگی دے کر آئندہ مہینوں میں وضع کر سکتے ہیں۔ ہر ایسے دوست کو پوری کوشش سے اپنا وعدہ پورا کرنا چاہیئے۔ تا وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور دعا کے حاصل کرنے والا بھی ہو جائے اللہ تعالیٰ احباب کو ادا کرنے کی توفیق بخشے (وکیل المال تحریک جدید)

قائدین اضلاع ——— قیام مجالس

۲۳ جون ۱۹۴۸ء کی مجلس شوریٰ میں قائدین اضلاع کے ذمہ یہ فرض عائد کیا گیا تھا کہ وہ اپنے دوروں میں مجالس خدام الاحمدیہ کے قیام کی طرف بھی توجہ دیں اور جن مقامات پر مجالس قائم ہیں وہاں نوجوانوں کو منظم کر کے قائد کا انتخاب کرائیں۔ اراکین مجالس کی فہرست معہ ولدیت۔ عمر۔ پیشہ۔ مکمل پتہ۔ آمد ماہوار اور چندہ ماہوار کے کوائف کے ساتھ مرکز میں بھجوائیں بہت ہی کم قائدین نے اس طرف توجہ دی ہے اور وہ بھی نامکمل۔

یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ خدام سے فارم رکنیت پر کرانا ضروری نہیں۔ ہر وہ احمدی بچہ جس کی عمر ۸ اور ۱۵ سال کے درمیان ہے مجلس اطفال کا رکن ہے اور ہر وہ نوجوان جس کی عمر ۱۵ اور ۴۰ سال کے درمیان ہے مجلس خدام الاحمدیہ کا رکن ہے پس اب رکنیت کا تو سوال ہی نہیں۔ بلکہ اصل کام تنظیم کی تکمیل ہے

میں اس اعلان کے ذریعہ قائدین اضلاع کو اور دیگر عہدیداران جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ بہت جلد نوجوانوں کو منظم کریں۔ کیونکہ اب کام کا وقت ہے اور اس وقت تنظیم کی اشد ضرورت ہے

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۱۲ میکلوڈ روڈ لاہور)

احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن

صدر ایسوسی ایشن مرزا منظور احمد صاحب کی منظوری سے مسعود محمود اختر صاحب متعلم ایم اے گورنمنٹ کالج لاہور کو ناظم شعبۂ نشر و اشاعت ایسوسی ایشن مقرر کیا گیا۔ (خاکسار نذیر احمد جنرل سیکرٹری ایسوسی ایشن)

چندہ حفاظت مرکز
قادیان کی واپسی کے لئے کوشش

قادیان ہمارا ہے۔ اور انشاء اللہ ہم اُسے لے کر رہیں گے۔ ہر مخلص احمدی کے دل میں یہ جذبہ ہے۔ اور رہیگا جب تک ہم قادیان میں دوبارہ داخل نہیں ہو جاتے۔ لیکن دل میں صرف جذبہ رکھنے سے کام نہیں ہو جاتے جب تک ساتھ عمل نہ ہو۔ نظارت بیت المال اس وقت ہر مخلص احمدی سے یہ توقع رکھتی ہے کہ چندہ حفاظت مرکز کی جو رقم اس کے ذمہ اس وقت ہے اُس کی ادائیگی جلد سے جلد کر دی جائے۔

جمعہ کے خطبہ کے بعد ہر خطیب سے نظارت بیت المال درخواست کرتی ہے۔ کہ پہلے خطبہ کے بعد تمام جماعت کے دوستوں کو قادیان کی یاد دلا کر انہیں تلقین کی جائے۔ کہ وہ کم از کم اپنے ذمہ حفاظت مرکز کے چندہ کے بقائے ادا کر دیں (نظارت بیت المال)

درخواست ہائے دعا

چند شریر لوگوں نے میرے خلاف رشوت ستانی کا ایک جھوٹا مقدمہ دائر کرا یا ہے احباب سے درخواست ہے کہ عاجز کیلئے دعا کریں عاجز کو خدا تعالیٰ کا فضل عطا فرمایا جائے

(خاکسار محمد عثمان قریشی احمدی میونسپل انجینئر بنگلہ نمبر ۲۳ ۲ طور روڈ (شہاب الدین روڈ) سیالکوٹ ۳۲۲، ۳۱۱)

(۲) میرا نواسہ اسلم بیگ (راجہ) عمر ۸ سال ابن مرزا ارشد بیگ ۲۸ جون ۱۹۴۹ء سے گوجرانوالہ سے گم ہو گیا ہے۔ اور اس کی والدہ اور دادی سخت کرب و بلا میں مبتلا ہیں۔ براہ کرم دوست درد دل سے دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ اس کے سراغ کی کوئی راہ اپنے فضل و کرم سے نکال دے۔ نیز میری دینی اور دنیاوی مشکلات کے حل کے لئے بھی دعا فرما کر ممنون فرماویں

(خاکسار مرزا احمد بیگ ریٹائرڈ انکم ٹیکس آفیسر)

اعلان

(۱) مکرم منشی محمد حمید الدین صاحب مرحوم ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ کے ترکہ کی تقسیم کا معاملہ دارالقضاء میں چل رہا ہے۔ اس لئے اگر مرحوم کا کوئی وارث اس سلسلہ میں کچھ کہنا چاہے۔ تو پندرہ یوم تک لکھ بھیجے۔ (۲) اسی طرح اگر مرحوم کے ذمہ کسی کا کچھ قرضہ یا امانت ہو۔ یا مرحوم سے کسی نے کچھ قرضہ لیا ہوا ہو تو اس کی اطلاع بھی پندرہ یوم تک دارالقضاء میں آجانی چاہیئے۔

(ناظم قضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ضرورت رشتہ

میرے دو لڑکے زمیندار ایف اے پہلا عمر ۲۵/۲۶ سال پیشہ ملازمت تنخواہ نوے روپے ماہوار دوسرا عمر ۲۲/۲۳ سال پیشہ ملازمت تنخواہ ایک سو بیس روپے ماہوار دونوں موصی ہیں ان کے لئے رشتوں کی ضرورت ہے۔ لڑکیاں خوش رو اور خوش خو ہوں۔ قومیت کا لحاظ نہیں ہے۔ خط و کتابت کے لئے پتہ

چوہدری عبد اللہ خان سکول ماسٹر نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ

لارڈ لوئی مونٹ بیٹن کو سازش کا علم تھا
مسٹر غلام محمد کا انکشاف

لندن ۶ر جولائی مسٹر غلام محمد وزیر مالیات پاکستان نے ایک پریس کانفرنس میں لارڈ لوئی مونٹ بیٹن پر یہ الزام لگایا کہ پنجاب میں جس قدر فسادات ہوئے اس کی ذمہ داری ان کے کندھوں پر ہے۔

آپ نے فرمایا کہ جب ان واقعات کی تاریخ لکھی جائیگی۔ تو تمام ذمہ داری اس شخص پر رکھی جائیگی جو ہندوستان کا وائسرائے تھا۔ اور جس کی فوجوں نے اس جنگ میں حصہ لیا۔ آپ نے کہا کہ یہ سازش سکھ حکمرانوں نے سکھ راج قائم کرنے اور راشٹریہ سیوک سنگھ نے پاکستان کو ختم کرنے اور مسلمانوں کو فنا کرنے کے لئے کر رکھی تھی اس کا علم لارڈ لوئی مونٹ بیٹن کو تھا۔ ایک نوٹس میں یہ بات لائی گئی کہ سکھ چوری چھپے اسلحہ جمع کر رہے ہیں مسلمان وزیروں نے زور دیا کہ کوئی کارروائی کرے۔ لیکن اس نے ایسا کرنے سے انکار کیا۔ آپ نے مزید کہا کہ لارڈ لوئی مونٹ بیٹن ہی تھے جنہوں نے ہندوستان کی تقسیم کو دو ماہ پہلے جامہ عمل پہنانے پر زور دیا ان فسادات میں ۵ لاکھ افراد ہلاک ہوئے جن کے قتل کی ذمہ داری اسی ایک شخص پر ہے جو ہندوستان میں "مضبوط انسان" بننے کے خواب دیکھ رہا تھا۔ (مغربی پاکستان)

روس کو مغربی طاقتوں کا احتجاجی مراسلہ

واشنگٹن ۶ر جولائی نیویارک ٹائمز کی اطلاع کے مطابق روس نے برلن کے مغربی حصوں کی جو ناکہ بندی کر رکھی ہے اس کے بارے میں برطانیہ، امریکہ اور فرانس کے نمائندوں نے لندن میں ایک سخت مراسلے کا مسودہ تیار کر لیا ہے۔ یہ مراسلہ دو دن تک روس کی وزارت خارجہ کے حوالے کر دیا جائیگا اور عوام کو اس وقت تک اس کے مضمون سے آگاہ نہیں کیا جائے گا۔ جب تک کہ یہ مراسلہ منزل مقصود تک نہ پہنچ جائے۔

شنگھائی میں قیامت کا طوفان باد و باراں

شنگھائی ۶ر جولائی۔ شنگھائی میں ایک زبردست طوفان نے کم از کم ۳۱ جانیں لیں اور ۹۰ آدمیوں کو مجروح کیا۔ پولیس رپورٹوں کا اندازہ ہے کہ آدھ گھنٹہ کے طوفان باد و باراں نے تقریباً ۵۰ لاکھ پونڈ کا نقصان کیا۔ دو چار اچھی مکانوں کی چھتیں تیز آندھی کی شدت برداشت نہ کر کے گر پڑیں۔ اور مکانوں میں رہنے والے سب آدمی مارے گئے۔

وزیرستان کو فسادیوں سے پاک کر دیا گیا

پشاور ۶ر جولائی۔ صوبہ سرحد کی حکومت کے محکمہ اطلاعات کے ایک بیان میں بتایا گیا ہے کہ وزیرستان کے علاقے کو مکمل طور پر فسادیوں سے پاک کر دیا گیا ہے اعلان میں کہا گیا ہے کہ شمالی وزیرستان کے پولٹیکل ایجنٹ خان صاحب عطاء اللہ خان نے سکاؤٹوں کے مسلح دستے کے ساتھ ہمزونی اور مالکھ کے علاقوں میں فقیر ایپی کے فسادی گروہ کی تباہ کاریوں کا معائنہ کیا۔ اس معائنہ کے دوران میں خاصہ داروں اور دیہاتیوں نے سڑک کے ساتھ ساتھ پہاڑیوں پر*

*پہرے دئے اور ملکوں نے اپنے اپنے گاؤں کے سامنے پاکستان سے اظہار وفاداری کے طور پر پولٹیکل ایجنٹ کو دنبوں اور بھیڑوں کا نذرانہ پیش کیا۔ اب یہ علاقہ فسادیوں سے مکمل طور پر پاک کر دیا گیا ہے اسکے علاوہ وزیرستان میں لوگ کھلم کھلا کہتے ہیں کہ فقیر ایپی پرنگتہ چینی کر رہے ہیں کہ وہ بیرونی ذرائع سے روپیہ حاصل کر کے انکے ایجنٹ کی حیثیت سے کام کر رہا ہے۔

حیدر آباد اسقدر مضبوط ہو چکا ہے کہ اُسے جھکنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا
ہندوستانی لیڈروں کا شدید احساس

لندن ۶ر جولائی "ایکسپریس نیوز سروس" کے نامہ نگار کی ایک اطلاع ہے کہ حیدر آباد کے خلاف اقتصادی ناکہ بندی بہت ہی شدید کر دی گئی ہے۔ ہوائی سروس کے بند کر دینے سے حیدر آباد ہر لحاظ سے بیرونی دنیا سے کٹ گیا ہے۔ مجھے نہایت موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حیدر آباد کے ریڈیو سٹیشن کو جام (ناکارہ) کرنے کیلئے ہندوستانی انجنیروں نے کوششیں شروع کر دی ہیں۔ اس مقصد کیلئے براڑ میں طاقتور فوجی ٹرانسمیٹر لگا دیئے گئے ہیں یہ ٹرانسمیٹر بھی اس دیکھ بھال پر کام کرینگے۔ تاکہ حیدر آباد کا ریڈیو اسٹیشن سُنا نہ جا سکے مجھے ایک مونیٹر نے بتایا کہ وہ نشر گاہ حیدر آباد کو ناکارہ کرنے میں کامیاب ہو جائینگے معلوم ہوتا ہے کہ پچھلی جنگ میں نازیوں نے جو حربے اتحادیوں کے خلاف استعمال کئے تھے وہی حربے ہندوستان حیدر آباد کیخلاف استعمال کر رہے ہیں اور کوشش یہ کر رہے ہیں کہ حیدر آباد کو ان طریقوں سے جھکنے پر مجبور کر دیا جائے۔

کیا حیدر آباد پر ہندوستانی فوج حملہ کریگی؟ یہ ایک سوال ہے جو آجکل ہر ہندوستانی کی زبان پر ہے جس قسم کا پراپیگنڈا ہندوستانی لیڈروں کی طرف سے شروع شروع میں کیا جا رہا تھا۔ وہ کچھ اس قسم کا تھا۔ کہ ہر ایک ہندوستانی کو یقین تھا کہ اگر حیدر آباد نے ہندوستانی حکومت کی بات نہ مانی تو ہندوستانی فوجیں فوراً حیدر آباد پر چڑھ دوڑیں گی۔ لیکن اب حالت یہ ہے کہ ہندوستانی لیڈروں کو یہ احساس ہو گیا ہے کہ حیدر آباد کو جھکنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ حیدر آباد کی حالت اتنی مضبوط ہے کہ اس سے جنگ مول لینا کسی لحاظ سے سود مند نہیں ہو سکتا سب سے بڑی فکر جو ہندوستانی لیڈروں کو کھائے جا رہی ہے وہ یہی ہے کہ کشمیر کمشن آ رہا ہے اور ہندوستانی حکومت کو ڈر ہے کہ اس کی موجودگی میں اگر کوئی کارروائی کی گئی تو اس سے ہندوستان تمام دنیا کی نظروں میں ذلیل و خوار ہو گا

ماہ صیام کا احترام کرو
وزیر اعظم کا بیان

کراچی ۶ر جولائی۔ آنریبل مسٹر لیاقت علی خاں وزیر اعظم پاکستان نے حسب ذیل بیان جاری کیا ہے۔

حکومت پاکستان کی خواہش ہے کہ پاکستان میں تمام مسلمان ماہ رمضان المبارک کے احکام کی ظاہری اور معنوی طور پر بجا آوری کریں۔ احکام شریعت کے مطابق اس متبرک مہینہ میں ہر تندرست مسلمان کو روزہ رکھنا چاہیئے۔ اور یہ خاص طور پر مناسب خیال کیا جاتا ہے کہ جو مسلمان کسی عذر شرعی کے باعث روزہ نہ رکھ سکیں وہ ماہ رمضان کا احترام ملحوظ رکھتے ہوئے کھلے طور پر کھانے پینے اور سگرٹ نوشی سے پرہیز کریں۔ حکومت کو توقع ہے کہ تمام مسلمان بالعموم اور ملازمان حکومت بالخصوص اپنے عمل سے ثابت کر دینگے کہ ان کے دل میں شعائر اسلام اور مقاصد شریعت کا پورا پورا احترام ہے

قاہرہ میں ۲۵ اسلامی ممالک کی کانفرنس

قاہرہ ۶ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ عنقریب قاہرہ میں ایک اسلامی کانفرنس ہونے والی ہے جس میں ۲۵ اسلامی ممالک اس پالیسی پر غور کریں گے جو ریاستہائے متحدہ امریکہ نے فلسطین کے بارے میں اختیار کر رکھی ہے۔

سردار پٹیل دہلی آ گئے

نئی دہلی ۶ر جولائی۔ ہندوستان کے نائب وزیر اعظم سردار پٹیل آج شام ڈیرہ دون سے دہلی واپس آ گئے ہیں۔

کشمیر و فلسطین کیلئے ۶۰ ہزار روپے

لاہور ۶ر جولائی۔ مغربی پنجاب کے طول و عرض میں کشمیر اور فلسطین کا ہفتہ بہت جوش و خروش سے منایا گیا۔ لاہور میں آنے والی اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ ہر جگہ روپے کی اپیل کا فراخدلی سے جواب دیا گیا ہے مظفر گڑھ کے ایک جلسہ میں مسٹر عبدالحمید دستی وزیر صحت نے تقریر کی یہاں پر پانچ ہزار روپیہ جمع ہوا۔ اور دس ہزار روپے کے وعدے ہوئے کنڈے والا ضلع شاہ پور میں دس ہزار روپے جمع ہوئے سرگودھا میں وزیر موصوف کو اس سلسلے میں ۶۰ ہزار روپے کی تھیلی پیش کی گئی۔

سٹرلنگ قرضہ کے متعلق سمجھوتہ ہو گیا

لندن ۶ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان سٹرلنگ قرضہ کے بارے میں معاہدے پر کل دستخط ہو جائیں گے بشرطیکہ برطانوی حکومت کو ہندوستان کی حکومت کی طرف سے یہ اطلاع مل گئی۔ کہ اسے معاہدہ قبول ہے۔ پاکستان کے ساتھ معاہدے پر دستخطوں میں بھی ۴۸ گھنٹوں کی تاخیر ہو گئی ہے۔ کیونکہ ابھی تک پاکستان کی حکومت کی طرف سے بھی اس کی منظوری کی اطلاع موصول نہیں ہوئی معاہدہ جمعہ تک شائع کر دیا جائے گا۔

عربوں کی فتح کیلئے دعا کی تحریک

لاہور ۶ر جولائی پاکستان کی انجمن امداد فلسطین کی مجلس عاملہ نے پاکستان کے مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ماہ رمضان المبارک کے پہلے جمعہ کے دن عربوں کی فتح کیلئے دعا کریں۔ مجلس عاملہ نے کہا ہے کہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر لوگوں میں فلسطین کے مسئلہ کی تشریح کی جائے اور عربوں کی امداد کے لئے چندہ جمع کیا جائے۔

ہندوستان سے چینی نہیں خریدی جائیگی

کراچی ۶ر جولائی۔ کہا جاتا ہے کہ پاکستان آئندہ شاید ہندوستان سے چینی نہ خریدے اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ ہندوستانی چینی کے دام بہت زیادہ ہیں۔ بیان کیا گیا ہے کہ برازیل کی چینی کی قیمت ۱۰ آنے فی سیر اور کیوبا کی چینی ۹ آنے فی سیر مل جاتی ہے مگر ہندوستان ابھی تک ایک روپیہ دو آنہ فی سیر کے حساب سے دے رہا ہے برازیل اور کیوبا سے چینی خریدنے میں پاکستان کی پس و پیش کی وجہ صرف یہی ہے کہ ان ممالک سے چینی خریدنے میں پاکستان کو ڈالر ادا کرنے پڑینگے

"ہمارا فرض ہے کہ ہم شرارت کو روکیں خواہ ارادی طور پر کیجائے یا غیر ارادی طور پر"
میاں جعفر شاہ کی تقریر

پشاور ۶ر جولائی۔ آج سرحد کے وزیر تعلیم اور سابق سرخپوش لیڈر میاں جعفر شاہ نے خان عبدالغفار خان کے جائے پیدائش مقام اتمان زئی سے ۲ میل کے مقام پر ترنگزئی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ خان عبدالغفار خان نے اپنے ملک اور قوم کے لئے زبردست قربانیاں دی ہیں۔ انہوں نے ایک نیک مقصد کیلئے جو قربانیاں دی ہیں ہمیں ان کو سراہنا چاہیئے۔

اگر اب وہ غلطی کریں۔ تو ان کو ٹھیک راہ پر لانا بھی ہمارا فرض ہے۔ اگر وہ جان بوجھ کر ایک کنوئیں میں گر رہے ہوں۔ تو ہمیں چاہیئے کہ ہم ان کو بچائیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ کو قصاب اور جراح میں تمیز کرنی چاہیئے جراح اگر کوئی اعضا کاٹتا ہے تو اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جسم کو سڑنے اور گلنے سے بچایا جا سکے مگر جب ایک قصاب کاٹتا ہے تو اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ آدمی کو مار دیا جائے میاں جعفر شاہ نے کہا کہ ہم خدا اور اس کے بندوں کے سامنے جوابدہ ہیں کہ ہم صحیح طریقے پر حکومت چلاتے تھے یا نہیں چنانچہ ہمارا فرض ہے کہ ہم شرارت کو روکیں خواہ وہ ارادی طور پر کی جائے یا غیر ارادی طور پر۔ وزیر تعلیم نے عوام سے اپیل کی وہ ملک میں آئی ہوئی بنیادی تبدیلیوں کا غور سے مطالعہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ اب ہمارا ملک آزاد ہے یہاں جمہوریت کا دور دورہ ہے اور عوام حکومت کرتے ہیں اور وہ جسے چاہیں وزیر بنائیں اور جسے چاہیں ہٹا دیں انہیں چاہیئے اگر وزراء رشوت خور اور کنبہ پرور ہیں تو انہیں ہٹا دیں اور اگر وہ ان کی صحیح معنوں میں خدمت کر رہے ہیں۔ تو انہیں اپنے اعتماد کا یقین دلائیں